

## برسات کی بہاریں (نظیر اکبر آبادی)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
پاک، مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف	سُبحان	پودوں کا ہوا سے ہلنا	لہلہاہٹ
دنیا میں موجود ہر چیز / مراد ہر جاندار	ماہ تا بہ ماہی	روشن، چمکنا، جگمگ کرنے کی کیفیت	جہم جہماہٹ
بادل	اُبر	مخمور، مدہوش، نشے میں چور	مست
پانی سے تر ہونا	بھینکا	ہنگامہ کرنا	دُھو میں مچانا
ہر طرف پانی ہی پانی	جل تھل	چن، گلشن، پھلوا ری	گلزار
مسلل بارشوں	تھڑیوں	سبزے کا فرش	ہرے بچھونے
انداز، تاک، فریب، موقع	گھات	کالے سیاہ بادل	گھٹائیں
قطروں	بوندوں	ہر لمحہ	ہر آن
		ہلکا سبز رنگ، سبز رنگ کی تہہ جو تالاب کے پانی کی سطح پر بن جاتی ہے	کاسی

تشریح اشعار  
بند نمبر 1:

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں  
بوندوں کی جھجھماہٹ، قطرات کی بہاریں ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں  
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق براہ راست عوام الناس بالخصوص غریب اور متوسط طبقے سے تھا۔ نظم ”برسات کی بہاریں“ میں انھوں نے موسم برسات کی دلکش منظر کشی کی ہے۔

تشریح طلب بند میں وہ برسات کا منظر بیان کر رہے ہیں کہ جب برسات کے موسم کا آغاز ہو جاتا ہے تو فضا میں خوشیوں کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ہوا میں خشکی سے لوگوں کے چہروں پر خوشی و مسرت کے تاثرات ابھرنے لگتے ہیں۔ سوکھی اور پیاسی زمین سیراب ہو جاتی ہے۔ گرمی کی شدت سے باغوں، پارکوں، باغیچوں کا سبزہ مرجھا گیا تھا۔ اب برسات کی بارشوں سے پھر سے جی اٹھا ہے اور ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ سبزہ جب ہوا سے لہراتا ہے تو آنکھوں کو سکون اور طراوت بخشتا ہے۔ بارش کی ہلکی ہلکی پھوار سے، بوندوں کی چمک دمک سے ایک عجب سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ بچے بڑے بارش میں نہاتے ہیں۔ کھیل تماشا کرتے ہیں اور یوں ہر طرف برسات کی دھوم مچ جاتی ہے۔

(بورڈ 2015-16ء)

بند نمبر 2:

بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں جھڑیوں کی مستیوں سے دُھو میں مچا رہے ہیں  
پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں گلزار بھیکتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں  
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں



تشریح: نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے بد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق براہ راست عوام الناس بالخصوص غریب اور متوسط طبقے سے تھا۔ نظم ”برسات کی بہاریں“ میں انھوں نے موسمِ برسات کی دلکش منظر کشی کی ہے۔

بادل ہوا کے اوپر لہراتے ہوئے چلے آ رہے ہیں اور تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے منٹوں سیکنڈوں میں جل تھل کر جاتے ہیں۔ ہر طرف بارش کے پانی سے بہاروں جیسا سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بادل جھومتے ہوئے سارے آسمان پر پھیل جاتا ہے۔

ہائے کیا فرطِ طرب سے جھومتا جاتا ہے ابر  
فیل بے زنجیر کی صورت اڑا جاتا ہے ابر

جب بارش ہو جاتی ہے تو ہر طرف جل تھل ہو جاتا ہے۔ زمین کا گوشہ گوشہ بارش کے پانی سے بھر جاتا ہے۔ گلیوں، بازاروں، باغوں، باغیچوں، مکانات کے صحنوں اور کھیتوں کھلیانوں میں ہر جگہ پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ سبزہ کی ہر جگہ بہاؤ آئی ہوتی ہے۔ سبزے پر جب بارش کے قطرے پڑتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے قیمتی موتی چمک رہے ہیں۔

بند نمبر 3:

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے  
جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے بچھو دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے  
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں (بورڈ 2017ء)

تشریح: نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق براہ راست عوام الناس بالخصوص غریب اور متوسط طبقے سے تھا۔ نظم ”برسات کی بہاریں“ میں انھوں نے موسمِ برسات کی دلکش منظر کشی کی ہے۔

موسمِ برسات میں سبزہ ہر جگہ نظر آتا ہے۔ سبزہ جب کہیں جگہ نہیں پاتا تو وہ جھیلوں، تالابوں اور نہروں کے پانی پر کائی کی صورت میں جم جاتا ہے تو گویا سبزے کی بہار ہر طرف چھا جاتی ہے۔ جنگل ہو، صحرا ہو، میدان ہو یا گھروں کے صحن، ہر جگہ سبزے کے بستر بچھ جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی صناعی ہے کہ اس نے سطحِ زمین پر اس موسم میں سبزے کی فراوانی پیدا کی ہوئی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ سبزہ دیکھنے سے آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے اور قدرت شدید گرمی کے بعد بارشوں کے ساتھ ساتھ سبزے کے بچھونے بچھا کر ہمیں راحت دینا چاہتی ہے۔ اللہ کی اس نعمت کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

(بورڈ 2015ء)

بند نمبر 4:

سبزوں کی لہلہاہٹ، کچھ ابر کی سیاہی اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی  
سب بھیجتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہ یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الہی!  
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق براہ راست عوام الناس بالخصوص غریب اور متوسط طبقے سے تھا۔ نظم ”برسات کی بہاریں“ میں انھوں نے موسمِ برسات کی دلکش منظر کشی کی ہے۔

ہرے بھرے کھیتوں، میدانوں، باغات اور صحنوں کو دیکھ کر آنکھوں کو جو طراوت ملتی ہے وہ ناقابلِ بیان ہوتی ہے۔ یہ منظر بڑا دلچسپ ہوتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان جگہوں پر پھر سے بہاؤ آگئی ہے۔ پانی سے لہا لب بھرے ہوئے کھیتوں میں دھان لگانے والی ٹولیاں جب مل کر



خوشی کے گیت گاتی ہیں تو فضا میں گونج اٹھتی ہیں۔ پھر رنگ برنگے بادل اس کے حسن میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔ کہیں سفید بادلوں کے ٹکڑے آسمان کی وسعتوں میں اٹھکیلیاں کر رہے ہیں۔ کہیں کالی سیاہ گھٹائیں ایک لمحے میں آسمان پر چھا جاتی ہیں اور پھر فوراً ہی تیز بارش سے ہر طرف جل تھل ہو جاتا ہے۔ اس بارش میں ہر انسان، ہر حیوان، چرند، پرند یہاں تک کہ پانی کے اندر رہنے والے جانور بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اے خدا تعالیٰ! زمین کی یہ رنگارنگی تیری قدرت کا شاہکار ہے۔ تیرے سوا کون ہے جو اس طرح کی رنگینی پیدا کر سکتا ہے۔ یہ بیگی رُت اور مستانہ ہوا ہر ایک ذی روح کو مسرور کرتی ہے۔

یہ بیگی رُت، یہ مستانہ ہوا، برسات کا موسم  
بہاروں کا سماں، یہ رس بھرے جذبات کا موسم

بند نمبر 5:

کیا کیا رکھے ہے یا رب، سامان تیری قدرت بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت  
سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت تیرے پکارتے ہیں سُبحان تیری قدرت  
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

تشریح: نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق براہ راست عوام الناس بالخصوص غریب اور متوسط طبقے سے تھا۔ نظم ”برسات کی بہاریں“ میں انہوں نے موسم برسات کی دلکش منظر کشی کی ہے۔

آسمان بالکل صاف ہوتا ہے۔ سورج اپنی شدت کا مظاہرہ کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک ایک جانب سے بدلیاں اٹھتی ہیں اور پورے آسمان پر چھا جاتی ہیں۔ چند لمحوں میں تیز بارش سے ہر طرف جل تھل ہو جاتا ہے۔ بچے، جوان، بوڑھے، عورتیں کبھی اس بارش سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بچے تو گلیوں اور بازاروں میں چھینٹے اڑاتے ہوئے بھاگتے پھرتے ہیں۔ یہ سب اللہ کی قدرت کے گن گاتے ہیں۔ جانور اور پرندے بھی اللہ کی شان بیان کرتے ہیں۔ تیر بھی اپنی دلکش آواز میں ”سبحان تیری قدرت“ کے راگ الاپنے لگتے ہیں۔

دوستو! برسات نے کیا کیا دھو میں مچا دی ہیں.....

Free ILM.Com ﴿مرکزی خیال﴾

شدت کی گرمی پڑنے کے بعد برسات کا موسم انسان، حیوان، چرند، پرند اور کائنات کی دیگر تمام مخلوقات کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا۔ مسلسل بارشوں سے موسم نہایت خوشگوار ہو جاتا ہے۔ ہر طرف چہل پہل ہو جاتی ہے۔ میدانوں، گلیوں، پارکوں، باغوں وغیرہ میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ ہر طرف دلکش نظارے نظر آتے ہیں۔ گرمی سے ستائی ہوئی مخلوق سکھ کا سانس لیتی ہے اور تیر اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ (بورڈ 2015ء)

﴿خلاصہ﴾

شدید گرمیوں کے بعد جب برسات کا آغاز ہوتا ہے تو لوگ سکھ کا سانس لیتے ہیں۔ اس وقت کی کیفیات کو اس نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ برسات کی آمد سے فضاؤں میں خوشی کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں۔ سبزے کا لہلہانا، مردہ پیاسی زمین کا جی اٹھنا گویا برسات کی دلفریبیاں ہیں۔ باغ باغیچے، گھروں کے صحن، گلیوں، سڑکوں کے کنارے دھلے دھلائے سبزے سے بھر جاتے ہیں۔ ہر طرف سبزے کے بستر بچھ جاتے ہیں۔ شہر ہو، جنگل ہو یا صحرا، سبزے کا ہر جگہ راج ہو جاتا ہے۔ گھٹائیں جب جھوم جھوم کے آتی ہیں تو اس کی بارشوں سے کائنات کی ہر شے تروتازہ ہو جاتی ہے۔ یہ رنگارنگی اللہ کی قدرت کا بہت بڑا انعام ہے۔ برسات میں ساری مخلوق اللہ کی صنائی کے گن گاتی ہے۔ تیر اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ گویا برسات کا موسم قدرت کے انعامات میں سے ایک بہت پر تاثیر انعام ہے۔

## سوالات

- ۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔  
 (الف) پہلے بند میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟ جواب: برسات، باغات، قطرات، گھات۔  
 (ب) تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشاندہی کریں۔ جواب: بچھونے۔  
 (ج) چوتھے بند میں کون سا لفظ بطور ردیف استعمال ہوا ہے؟ جواب: ”ہی“  
 (د) تیز اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟ جواب: تیز ”سبحان تیری قدرت“ کی پکار سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے گن گاتے ہیں۔  
 (بورڈ 2015-16ء)

(ہ) گلزار کے بھگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: باغات برسات کی بارشوں سے تر ہو جاتے ہیں اور سبزہ بارش سے نہا جاتا ہے۔

۳۔ ”قدرت کے بچھو رہے ہیں ہر جاہرے بچھونے“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: قدرت نے ہر جگہ سبزے کے بستر سے بچھا دیے ہیں اور ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔ برسات۔ لہلہا ہٹ۔ گلزار۔ سبحان۔ جہم جہماہٹ۔

جواب: بُرْسَات لَہلَہَا ہِٹ گُلْزَار سُبْحَان جَہْم جَہْمَاہِٹ

۵۔ مذکورہ مؤنث الفاظ کی نشاندہی کریں۔ بہار، بادل، گلزار، گھٹا، رنگ، برسات، تیز، ہوا، قدرت، سبزہ

جواب: مذکر الفاظ: بادل، سبزہ، گلزار، رنگ، تیز

مؤنث الفاظ: ہوا، بہار، برسات، قدرت، گھٹا

۷۔ جس نظم کے ہر بند میں ایک ہی مصرع بار بار دہرایا جائے اسے ”ٹیپ کا مصرع“ کہتے ہیں۔ اس نظم میں ٹیپ کے مصرعے کی نشاندہی کریں۔

جواب: اس نظم میں ٹیپ کا مصرع ہے۔ ”کیا کیا چچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں“

## کثیر الانتخابی سوالات:

۱۔ نظیر اکبر آبادی کا اصل نام تھا۔

(A) تاج محمد (B) علم دین (C) ولی محمد (D) امتیاز احمد

۲۔ نظیر اکبر آبادی پیدا ہوئے۔

(A) لاہور میں (B) دلی میں (C) لکھنؤ میں (D) بمبئی میں

۳۔ نظیر اکبر آبادی نے عمر کا زیادہ حصہ گزارا۔

(A) کراچی میں (B) لاہور میں (C) دہلی میں (D) اکبر آباد میں

۴۔ نظیر اکبر آبادی کتنے بھائیوں میں زندہ بچے تھے؟

(A) چار (B) پانچ (C) دس (D) بارہ

۵۔ کس کے حملے کے وقت نظیر اپنی ماں اور نانی کے ساتھ آگرہ پہنچے؟

(A) احمد شاہ ابدالی (B) نادر شاہ (C) سلطان محمود غزنوی (D) محمد بن قاسم



- 6- کس نواب نے نظیر کو لکھنؤ بلوایا لیکن آپ نہ گئے۔  
(A) نواب مصطفیٰ خان (B) نواب سعادت علی خان (C) نواب سراج یار جنگ (D) نواب آصف الدولہ
- 7- نظیر اکبر آبادی نے کہاں کے رئیس کی دعوت ٹھکرا دی؟  
(A) کراچی کے (B) بھرت پور کے (C) رام پور کے (D) لکھنؤ کے
- 8- نظیر اکبر آبادی معلم رہے۔  
(A) متھرا میں (B) آگرہ میں (C) لکھنؤ میں (D) بنارس میں
- 9- نظیر اکبر آبادی کتنے روپے ماہوار پر لالہ بلاس رام کے بچوں کے اتالیق مقرر ہوئے۔  
(A) پندرہ روپے ماہوار (B) سولہ روپے ماہوار (C) سترہ روپے ماہوار (D) اٹھارہ روپے ماہوار
- 10- نظیر اکبر آبادی مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔  
(A) کینسر کے (B) معدہ کے (C) فالج کے (D) بلڈ پریشر کے
- 11- سبزو کی..... باغات کی بہاریں۔  
(A) جھجھماہٹ (B) لہلہاہٹ (C) تماشے (D) مستیوں
- 12- نظم ”برسات کی بہاریں“ کے شاعر ہیں۔  
(A) الطاف حسین حالی (B) امیر مینائی (C) نظیر اکبر آبادی (D) علامہ اقبال (بورڈ 2016ء)
- 13- بادل ہوا کے اوپر ہو..... چھارے ہیں۔  
(A) اداس (B) مست (C) خوش (D) پریشان
- 14- پانی پڑ رہے ہیں اور بنارہے ہیں۔  
(A) تالاب (B) سیلاب (C) جل تھل (D) نہر
- 15- کیا بھیگتے ہیں اور سبزے نہا رہے ہیں؟  
(A) گلزار (B) ریگستان (C) کوہستان (D) جنگلات
- 16- سبزہ ہر جگہ بچھا رہا ہے۔  
(A) بستر (B) چارپائی (C) بچھونے (D) تکیے
- 17- سجان تیری قدرت پکار رہے ہیں۔  
(A) بنیر (B) کبوتر (C) قمری (D) تیر
- 18- نظیر اکبر آبادی کاسن ولادت ہے۔  
(A) 1734ء (B) 1735ء (C) 1740ء (D) 1830ء
- 19- نظیر اکبر آبادی فوت ہوئے۔  
(A) 1832ء (B) 1831ء (C) 1830ء (D) 1829ء
- 20- نظیر اکبر آبادی آگرہ میں قریب رہتے تھے۔  
(A) لال قلعہ کے (B) شاہی قلعہ کے (C) رانی محل کے (D) تاج محل کے

21- ہر بات کے تماشے ہر کی بہاریں۔

(A) گھات (B) برسات (C) قطرات (D) بانگات

22- کیا کیا مچی ہیں یارو کی بہاریں:

(A) برسات (B) قطرات (C) گھات (D) مناجات

23- پڑتے ہیں پانی ہر جا بنا رہے ہیں:

(A) سبزہ (B) دھوئیں (C) ہرے پھونے (D) جل تھل

24- ہر جا بچھا رہا ہے ہرے پھونے:

(A) ہریالی (B) سبزہ (C) قدرت (D) خدا

25- دیئے ہیں حق نے کیا کیا ہرے پھونے:

(A) قدرت نے (B) بچھوا (C) لگا (D) بنا

26- جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے:

(A) پھونے (B) سبزہ (C) ہریالی (D) پھول

### جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	C	2	B	3	D	4	D
5	A	6	B	7	B	8	A
9	C	10	C	11	B	12	C
13	B	14	C	15	A	16	C
17	D	18	B	19	C	20	D
21	A	22	A	23	D	24	B
25	B	26	A				